وفائے عہد

امامیہ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

آپ اپنی ذمہ داریوں کو نہ بھولیں، آپس میں محبت واخوت کے ساتھ رہیں، دھڑے بندیوں اور اختلافات سے پرہیز کریں بھائی چارہ قائم کریں اور متحد ہو کر معنوی طہارت کے ساتھ اسلام کی خدمت کریں۔ اگر آپ اپنا وعدہ پورا کریں گے تو خداوندِ متعال بھی اپنے وعدے کو پورا کرے گا۔

رہبرِ معظم آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای حفظہ اللہ نے فرمایا:

اگر مومنین اپنے خدا کے ساتھ کیے ہوئے قلبی عہد و پیمان پر ثابت قدم رہیں تو تمہارے سارے کاموں کی اصلاح ہو جائے گی اور تمام رکاوٹیں ہٹتی جائیں گی۔

المہدیؑ ادارۂ تربیت اسلامی

آئی ایس او پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

دعائے امام زمانہؑ

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ

صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آبَائِهٖ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ

وَفِيْ كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا وَ

دَلِيْلًا وَعَيْنًا حَتّٰى تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعًا وَ

تُمَتِّعَهٗ فِيْهَا طَوِيْلًا

وفائے عہد

المہدی (عج) ادارۂ تربیت اسلامی آئی ایس او پاکستان

فہرست

عنوان	صفحہ
مقدمہ	۵
وفائے عہد قرآنِ مجید کی روشنی میں	۶
وفائے عہد احادیث کی روشنی میں	۸
وفائے عہد کے واقعات	۹
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وعدہ پورا کرنا	۱۲
صادق الوعد	۱۲
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وفائے عہد	۱۳
امام رضا علیہ السلام کا بال کاٹنے والے سے وعدہ پورا کرنا	۱۳

مقدمہ

وفائے عہد کے معنی ہیں وعدہ پورا کرنا عہد کو نبھانا ہے کہ جو ایک پیمان وقرارداد ہوتا ہے یہ عہد و پیمان دو افراد کے درمیان یا دو گروہوں کے درمیان یا چند افراد یا چند گروہوں کے درمیان کہ جس کا پورا کرنا انسانیت کا تقاضا ہے۔ چنانچہ ہر زمانے اور ہر قوم میں عہد یا وعدے کے پورا کرنے کو بہت اہمیت دی جاتی رہی ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی کو انسانیت سے گری ہوئی چیز تصور کیا جاتا رہا ہے۔ عہد و پیمان کی وفا کا مسئلہ اجتماعی زندگی کا سب سے بنیادی مسئلہ ہے اور اس کے بغیر کوئی اجتماعی کام اور تعلق ممکن نہیں ہے اور اگر انسان وعدے کو وفا نہ کرے تو اجتماعی زندگی اور اس کے ثمرات کو عملی طور پر کھو بیٹھتا ہے۔ اسی بنا پر اسلامی منابع اور کتب میں اس کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ شاید بہت کم کوئی اور چیز ہو جسے اس قدر وسعت سے بیان کیا گیا ہو کیونکہ اس کے بغیر تو معاشرہ ہرج و مرج اور عدم اطمینان کا شکار ہو جائے گا، جو نوع انسانی کے لئے سب سے بڑی اجتماعی مصیبت ہے۔

اِسی اہمیت کے پیشِ نظر آج کی نوجوان نسل میں اس اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لئے المہدی (عج) ادارۂ تربیت اسلامی آئی ایس او پاکستان نے اس کتابچے ''وفائے عہد'' کو تدوین کیا ہے۔ اُمید ہے یہ سعی وکوشش بارگاہِ رب العزت میں موردِ قبول قرار پائے۔ (انشاءاللہ)

وفائے عہد قرآنِ مجید کی روشنی میں

قرآن مجید عہد اور وعدے کی پابندی پر بہت زور دیتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا (اسراء:۳۴)

ترجمہ: ''وعدہ پورا کرو بیشک قیامت کے دن وعدے کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

ایک اور مقام پر فرمایا:

وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ

''اور میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور تم لوگ صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو خداوند تعالیٰ نے خود بھی وعدہ نبھانے کا وعدہ کیا ہے۔'' (بقرۃ:۴۰)

لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيعَادَ

ترجمہ: ''اللہ تعالی وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔'' (زمر:۲۰)

سورہ بقرہ کی آیت ۱۷۷ میں خداوند تعالیٰ کی ذات نے جہاں نیکیوں اور نیکوکاروں کا ذکر کیا وہاں فرمایا:

وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا

''نیز جب معاہدہ کریں تو اسے پورا کرنے والے ہوں۔'' (بقرۃ:۱۷۷)

ایک اور مقام پر فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ

ترجمہ: ''اے ایمان والو! عہد و پیمان پورا کیا کرو۔'' (مائدہ:۱)

سورہ توبہ میں خداوند تعالیٰ کی ذات نے حتیٰ مشرکین کے ساتھ کیا گیا وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا ہے:

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ

ترجمہ: ''البتہ جن مشرکین سے تمہارا معاہدہ تھا پھر انہوں نے تمہارے ساتھ کوئی قصور نہیں کیا اور نہ ہی تمہارے خلاف کسی کی مدد کی تو ایسے لوگوں کے ساتھ جس مدت کے لیے معاہدہ ہوا ہے اسے پورا کرو، بتحقیق اللہ اہل تقویٰ کو دوست رکھتا ہے۔'' (توبہ: ۴)

❁❁❁❁❁

وفائے عہد احادیث کی روشنی میں

احادیث میں وعدے کی پابندی پر بہت تاکید کی گئی ہے اور اسے ایمان کا لازمی تقاضا قرار دیا گیا ہے: چنانچہ رسول خداص کا ارشاد ہوتا ہے:

آيَةُ المُنافِقِ ثَلاثٌ إذا حَدَّثَ كَذَبَ، وإذا وَعَدَ أخلَفَ، وإذا ائتُمِنَ خانَ

ترجمہ: ''منافق کی تین علامتیں ہیں: جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اسکو امین بنایا جائے تو خیانت کرے'' (توبہ: ۴)

ایک موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لا دِينَ لِمَن لا عَهدَ له (بحار جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۴)

ترجمہ: ''جو اپنے وعدے اور قول و اقرار کا خیال نہیں رکھتا اس کا کوئی دین نہیں۔''

اس لئے کہ دین اسلام بھی تو اللہ تعالی کے ساتھ کیا ہوا ایک وعدہ ہے کہ میں اللہ کے سوا کسی کو معبود نہیں مانوں گا اب جو شخص بندوں کیساتھ کیے ہوئے وعدے پورے نہیں کرتا اس کے اللہ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کا کیا اعتبار۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو بھی خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے وعدہ پورا کرنا چاہئے قیامت کے دن مجھ سے سب زیادہ نزدیک وہ افراد ہوں گے جو سچ بولتے ہیں امانت کو ادا کرنے مین جلدی کرتے ہیں اور آپس میں کیے گئے عہد و پیمان میں زیادہ وفادار ہیں۔ (تحف العقول صفحہ ۳۲)

وفائے عہد ایک ایسی بات ہے جس میں انسانوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے طرف مقابل مسلمان ہو یا کوئی غیر مسلمان۔ اصطلاح کے مطابق یہ انسانی حقوق میں سے ہے نہ کہ برادرِ

دینی کے حقوق میں سے۔

ایک حدیث میں حضرت امام صادق (علیہ السلام) سے منقول ہے، آپ نے فرمایا:

ثَلاثٌ لَم يَجعَلِ اللّٰهُ عَزَّ وجَلَّ لِأحَدٍ فيهِنَّ رُخصَةً أداءُ الأمانَةِ إلَى البَرِّ وَالفاجِرِ، وَالوَفاءُ بِالعَهدِ لِلبَرِّ وَالفاجِرِ، وبِرُّ الوالِدَينِ بَرَّينِ كانا أو فاجِرَينِ

تین چیزیں ایسی ہیں جن کی مخالفت کی خدا نے کسی شخص کو اجازت نہیں دی۔

۱) امانت کی ادائیگی، ہر شخص کو چاہے وہ نیک ہو یا بد۔

۲) وفائے عہد ہر کسی سے چاہے وہ اچھا ہو یا برا اور ماں باپ سے حسن سلوک، چاہے وہ اچھے ہوں یا برے۔(اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۱۶۲)

ایک اور جگہ امام صادق (ع) فرماتے ہیں:

عِدَةُ المُؤمِنِ أخاهُ نَذرٌ لا كَفّارَةَ لَهُ، فمَن أخلَفَ فبِخُلفِ اللّٰهِ بَدأَ، ولِمَقتِهِ تَعَرَّضَ، و ذلكَ قَولُهُ ''يا أيُّها الّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولونَ ما لا تَفعَلُونَ''

وہ وعدہ کے جو ایک مومن اپنے دینی بھائی کے ساتھ کرتا ہے وہ ایک طرح کی نذر ہے کہ جس کو پورا کرنا ضروری ہے لیکن اس کا کفارہ نہیں ہے۔ جس نے بھی کسی کے ساتھ وعدہ کیا وہ اسے پورا کرے اور خلاف وعدہ نہ کرے اور اگر کوئی وعدہ خلافی کرے تو اس نے خداوند تعالیٰ کی مخالفت کی ہے اور وہ پروردگار کی ناراضگی کا مرتکب ہوا۔ یہ وہی ہے جو قرآن مجید فرماتا ہے وہ کام کہتے کیوں ہو جو خود نہیں کرتے۔(اصول کافی، ج ۲/ص ۳۶۴، حدیث ۱)

وفائے عہد کے واقعات

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عہد پیمان کے پورا کرنے والے:

اللہ عز وجل نے اپنے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہری و باطنی تمام تر خوبیوں سے ایسا آراستہ کیا تھا کہ کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کے کمال، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کے انوکھے

پہلوؤں کی نظیر پیش نہیں کرسکتا، آپ جہاں وحی الٰہی اور احکام خداوندی کے مبلغ و معلم تھے، کفر و شرک کے زنگ کو دلوں سے صاف کرنے والے تھے، ایک حقیقی معبود سے انسانوں کے رشتہ کی تصحیح و تنظیم کرنے والے، اور خالق سے مخلوق کے ربط و تعلق کو مستحکم بنانے والے تھے وہیں آپ کی زندگی اخلاق حسنہ کی حسین تشریح تھی، اور اخلاقیات کے تمام تر پہلو اور اوصاف آپ کی شخصیت میں کامل و مکمل موجود تھے۔ اور آپ کی زندگی کے حقائق و واقعات آپ کے اس ارشاد: بعثت لاتمم مکارم الاخلاق کا عملی ثبوت تھے۔

اخلاقی اوصاف میں سے ایک اہم وصف عہد و پیمان کی پاسداری اور وعدوں کو پورا کرنا ہے ۔جس طرح دیگر اخلاقی خوبیوں کے آپ بے نظیر نمونہ تھے وہیں آپ عہد و پیمان کی پاسداری اور وعدوں کو پورا کرنے میں اپنی مثال آپ تھے۔ اور یہ وصف آپ میں اتنا کامل موجود تھا کہ آپ نے اپنے صحابہ سے تو درکنار کبھی اپنے دشمنوں سے کئے ہوئے وعدوں کی بھی خلاف ورزی نہیں کی، چاہے اس کے لئے کتنی ہی بڑی قربانی کیوں نہ پیش کرنی پڑی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے مخالفین کو بھی آپ کی اخلاقی خوبیوں کے اعتراف کے ساتھ اس بات کا بھی اعتراف تھا کہ آپ وعدوں اور معاہدوں کی خلاف ورزی نہیں کرتے ہیں، جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ ابوسفیان سے جب کہ وہ ظاہری طور پر بھی مسلمان نہیں ہوا تھا، ہرقل بادشاہ نے آپ کے بارے میں پوچھا: کہ کیا آپ وعدوں اور معاہدوں کو توڑتے ہیں؟ تو ابوسفیان نے جواب دیا: نہیں۔ تو اس پر ہرقل نے کہا کہ انبیاء کی شان ہی یہ ہوتی ہے کہ وہ وعدہ خلافی اور معاہدہ شکنی نہیں کرتے ہیں۔

اسی طرح صلح حدیبیہ کے اگلے سال جب عمرۃ القضاء کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ تشریف لائے تو اس موقع پر ''مکرز بن حفص'' نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا:

ما عُرِفتَ بالغدر صغیرا ولا کبیرا ، بل عُرِفتَ بالبر والوفا

آپ نہ تو بچپن میں عہد شکنی کرنے والے سمجھے گئے اور نہ بڑے ہونے کے بعد، بلکہ آپ تو حسن سلوک اور وفاداری کے حوالے سے معروف ہیں۔

عمان کے بادشاہ کے پاس جب اسلام کی دعوت پہونچی تو اس نے اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کہا کہ بخدا مجھے ان کے نبی ہونے کا یقین اس بات سے ہوتا ہے کہ وہ جس خیر کا حکم دیتے ہیں پہلے خود اسے اختیار کرتے ہیں، کسی برائی سے بھی روکتے ہیں تو سب سے پہلے وہ خود اس برائی کو چھوڑتے ہیں، کسی قوم پر غالب آتے ہیں تو فخر وتکبر نہیں کرتے، اور معاہدوں اور وعدوں کو پورا کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ نبی ہیں۔

اس حقیقت کا مخالفین اظہار کیوں نہ کریں کہ کبھی بھی آپ نے بے وفائی اور وعدہ خلافی کو گوارا ہی نہیں کیا بلکہ حالات اور تقاضوں سے مقابلہ کرتے ہوئے آپ نے وعدوں کو پورا کیا اور عہد و پیمان کی پاسداری کی۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب کہ صلح نامہ لکھا جارہا تھا، اور اس میں ایک نکتہ یہ بھی تھا کہ ''اگر قریش کا کوئی شخص اپنے ولی یا آقا کی اجازت کے بغیر مدینہ جائے گا تو وہ واپس کیا جائے گا اگر چہ وہ مسلمان ہوکر جائے اور جو شخص مسلمانوں میں سے مدینہ سے مکہ آجائے تو اس کو واپس نہ دیا جائے گا''، حضرت ابوجندل بن سہیل بن عمر بیڑیوں میں جکڑے ہوئے قریش کے ظلم کی منہ بولتی تصویر بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چھپتے چھپاتے پہنچ گئے، ابوجندل رضی اللہ عنہ کے والد سہیل نے فوراً ان کی واپسی کا مطالبہ کیا، اور کہا کہ اس معاہدہ کے مطابق اسے واپس کیا جائے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسب معاہدہ انہیں واپس کردیا، حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ نے فریاد کرتے ہوئے مسلمانوں سے کہا کہ اے مسلمانوں کیا مجھے مشرکین کے حوالے کیا جارہا ہے کہ وہ مجھے آزمائشوں اور تکالیف سے دوچار کریں؟! یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور قریش کے مابین ایک معاہدہ ہوا ہے اور ہم عہد شکنی نہیں کرسکتے، اے ابوجندل صبر کرو اور اس پر اللہ سے اجر کی امید رکھو، بے

شک اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو تمہارے ساتھ ہیں بہت جلد نجات کا کوئی راستہ ضرور نکالے گا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وعدہ پورا کرنا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صبح ایک شخص سے وعدہ کیا کہ وہ ایک چٹان کے پاس اس کے منتظر رہیں گے وہ شخص چلا گیا اور واپس نہیں آیا یہاں تک کہ سورج شدت کے ساتھ چمکنا شروع ہوا اور گرمی کی شدت بڑھ گئی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان اگر آپ سائے میں تشریف لے آئیں تو بہتر ہوگا پیغمبر اسلامؐ تیار نہیں ہوئے کہ وہ اپنی جگہ کو تبدیل کریں اور فرمایا میں نے اس شخص کے ساتھ اسی جگہ پر وعدہ کیا تھا کہ اس کا انتظار کروں گا اگر وہ نہ آیا تو میں موت آنے تک یہاں پر کھڑا رہوں گا اور قیامت والے دن اسی مکان سے اٹھایا جاؤں گا۔

صادق الوعد

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کو صادق الوعد کا لقب دیا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ وعدے کی پاسداری کرتے تھے۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ایک شخص کے ساتھ صفا کے مقام پر وعدہ کیا کیا اور ایک سال وہاں پر رکے رہے مکہ والے اسماعیل علیہ السلام کی تلاش کو نکلے تا کہ دیکھیں کہ وہ کہاں ہیں۔ ایک شخص نے ان کو صفاح کے مقام پر کھڑا ہوا پایا اور عرض کیا کہ پیامبر خدا آپ کے جانے کے بعد ہم ہلاک ہو گئے ہیں آپ نے فرمایا کہ فلاں شخص نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں یہاں پر اس کا انتظار کروں میں یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک وہ نہیں آئے گا لوگ اس شخص کی تلاش میں نکلے اور اسے کہا کہ دشمن خدا تم نے پیغمبر کے ساتھ وعدہ کیا ہے اور تم وعدہ کی خلاف ورزی کر رہے ہو۔ وہ شخص آیا

اور اسماعیل علیہ السلام سے عرض کیا کہ اے پیامبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھول گیا تھا حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا اگر تو نہ آتا تو میں قیامت تک یہاں کھڑا رہتا۔ (ینابیع الحکمۃ، ص۹۹)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وفائے عہد

عمار یاسر نقل کرتے ہیں کہ اس سے پہلے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبری پر مبعوث ہوں لوگوں کی بکریوں کو چرانے کے لئے کوہ و بیابان میں چراگاہوں میں لے کر جاتے تھے میں بھی انہی دنوں میں چوپانی کرتا تھا۔ ایک دفعہ ہم نے رسول خدا کے ساتھ وعدہ کیا کہ کل صبح بکریوں کو دو پہاڑوں کے درمیان موجود چراگاہ میں چرانے کے لئے لے جائیں گے صبح مجھے دیر ہوگئی میں چراگاہ کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ رسول خدا اپنی بکریوں کو لے کر بیابان میں پہنچ چکے ہیں لیکن بکریوں کو چراگاہ میں گھاس نہیں چرنے دے رہے میں نے عرض کیا کہ کیوں آپ نے بکریوں کو گھاس چرنے سے روک رکھا ہے آپ نے فرمایا میں نے تمہارے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ اکٹھا گھاس چرائیں گے لہٰذا مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں تمہارے آنے سے پہلے اپنی بکریوں کو چراگاہ میں چرنے کی اجازت دوں اس لیے میں ان کو چراگاہ میں نہیں لے کے گیا۔

امام رضا علیہ السلام کا بال کاٹنے والے سے وعدہ پورا کرنا

امام رضا علیہ السلام جب نیشاپور میں دوران سفر کے تھے تو ایک دن حمام پہ بال کٹوانے گئے بال کاٹنے والے نے آپ کے سر مبارک کے بال کاٹنا شروع کر دیئے بال کاٹنے کے بعد امام علیہ السلام نے اسکے اوزار کو تیز کرنے والے پتھر کو دیکھا تو وہ پتھر سونے میں تبدیل ہوگیا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو آپ سے سونے کا تقاضہ نہیں کیا تھا بلکہ کچھ اور چیز آپ مانگنا چاہتا تھا۔ امام نے فرمایا جو کچھ چاہتے ہو مجھ سے طلب کرو۔ اس نے عرض کیا کہ اے مولیٰ میں چاہتا ہوں کہ جب میں دنیا سے جاؤں جب ملک الموت میری روح قبض کرنے آئے تو آپ مجھے

فراموش نہ کریں۔(میری مدد کو آئیں)

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس سونے کو اٹھالو میں یہ بھی تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ جب تمھارا موت کا وقت آئے گا میں تمہاری مدد کو آؤں گا۔امام علیہ السلام خراسان آگئے ایک دن آپ مامون کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حضرت لبیک کہتے ہوئے اٹھے اور کچھ دیر محفل میں نظر نہیں آئے اور کچھ دیر بعد دوبارہ واپس آکر مسند پر تشریف فرما ہوگئے۔ماموں نے کہا کہ یاابن رسول اللہ کہاں چلے گئے تھے؟

آپ نے فرمایا یا جب میں راستے میں آرہا تھا تو ایک مرد مسلمان کہ جو نیشاپور میں رہتا تھا اس نے مجھ سے چاہا تھا کہ موت کے وقت اس کے سرہانے حاضر ہوں میں نے بھی اسے وعدہ دیا تھا کہ میں موت کے وقت اس کے سرہانے حاضر ہونگا۔ابھی جبکہ میں مجلس میں بیٹھا ہوا تھا تو اس کی آواز سنی جو حالت احتضار میں تھا اور مجھے پکار رہا تھا۔ میں نے بھی اس سے وعدہ پورا کیا اور بستر مرگ پر اس مرد کے پاس گیا اور ملک الموت سے اس کی سفارش کی اور واپس آگیا۔

ان آیات و روایات سے اسلام میں وعدہ وفائی کی اہمیت کا بخوبی انداز ہوتا ہے اسی طرح انبیاء وآئمہ علیہم السلام کی زندگی کا مطالعہ بھی اس بات پر شاہد ہے کہ عالم اسلام کی یہ عظیم ہستیاں وفائے عہد کو بہت اہمیت دیتی تھیں ،ہمیں بھی ان ہستیوں کا سچا پیرو و حقیقی شیعہ بننے کے لئے کسی سے بھی کیے گئے وعدوں کو پورا کرنا چاہیے، چاہے وعدہ کسی بچے سے کریں یا بزرگ سے یا اپنے دوستوں سے ہماری ذمہ داری ہے کہ اسے پورا کریں۔

❀❀❀❀❀